تلخیص(ABSTRACT)

Name of the Scholar : Md Khalid Anjum Usmani.

Name of the Supervisor: Prof. Shehnaz Anjum.

Department: Urdu (JAMIA MILLIA ISLAMIA).

Title of the Thesis: "Dabistan-e-Delhi ki Ilmi Nasr (1857 to 1914)".

۱۸۵۷ء کی ناکام جنگ آزادی نے انگریزوں کو ہندوستانی تہذیب وتمدن پر چوطرفہ حملے کی دعوت دی۔اس سے ہندوستان میں تمدنی، مذہبی، سیاسی و تعلیمی خیالات اور صورت حال میں تبدیلی واقع ہوئی۔انگریزوں کو اس کے لیے ایک ہندوستانی سپوت کی ضرورت تھی، مسلمانوں میں سرسید احمد خان نے اس ضرورت کو پورا کیا اور اردو میں جدید علوم کی ترویج کے لیے ایک منظم ادارہ قائم کیا جو سائنٹفک سوسائٹی کے نام سے موسوم ہوا۔اسی ادارہ نے مستقبل میں علوم کی منتقلی میں اہم کام انجام دیا۔زیرِ نظر مقالہ اس عہد میں کیے گئے دہلوی مصنفین کے علمی خدمات پر محیط ہے۔اس مقالے میں چار ابواب ہیں جن میں پہلا باب علمی نثر ایک تعارف ہے۔اس کے ذیلی عنوانات تعارف، ارتقا اور اسالیب ہیں۔دوسرا باب دہلی میں علمی نثر کی ابتدا سے ۱۸۵۷ء تک کے تاریخی سفر پر مبنی ہے۔تیسرے باب میں دہلی میں ۱۸۵۷ء کے بعد قدیم علوم سے متعلق اصناف زیرِ غور رہیں۔اس باب میں طب، تفسیر، ہیئت اور نجوم وغیرہ کو شامل کیا گیا ہے اور آخری باب علوم جدیدہ یعنی سائنسی اور سماجی علوم کی تحریروں پر مبنی ہے۔

نثر کا انگریزی مترادف Prose ہے جس کا مآخذ لاطینی لفظ Prosa ہے۔چوں کہ نثر سہل و سادہ ترسیل کا واحد ذریعہ ہے لہذا ایسا مواد جس تک براہِ راست رسائی ضروری ہے مثلاً اخبارات و رسائل، انسائیکلوپیڈیا، خطوط، سائنسی و سماجی علوم وغیرہ ان کے لیے نثری اسلوب کا استعمال کیا گیا۔موضوعاتی اعتبار سے نثر کے کئی اقسام ہیں جن میں ایک علمی نثر بھی ہے۔علوم کے ارتقائی سفر میں دو طرح کے رجحانات پائے جاتے ہیں۔ایک فریق کا ماننا ہے کہ سماج سے متعلق علم خواہ کسی بھی نام سے مطالعہ کیا جائے، اسے ایک ہی عنوان کے تحت رکھا جائے۔کیوں کہ ان کے نزدیک سماجی علوم کی وحدت کی دلیل یہ ہے کہ انسانی معاشرہ ایک ناقابل تقسیم شئے ہے۔اس لیے اس کا مطالعہ بھی بغیر تقسیم کے ہونا چاہیے۔اس کے علم برداروں میں کاسٹے، بنتھم، مارکس اور اسپنسر وغیرہ اہم ہیں۔جب کہ دوسرے گروہ کا کہنا ہے کہ سماجی علوم کی تقسیم لازمی ہے اور سماج کے مختلف شعبوں کے لیے علمی اختصاص ضروری ہے۔کیوں کہ سماج کے ہر نظام کی انفرادیت ہے جو اپنی واضح شناخت بھی رکھتا ہے۔سماجی علوم کے متعدد ادارے اسی فکر کا نتیجہ ہیں۔مثلاً تاریخ، معاشیات اور سماجیات وغیرہ۔جہاں تک علمی نثر کے اسالیب کا تعلق ہے